بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ ، أَمَّا بَعْد:

175: رمضان قرآن اور احسان کا مہینہ

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرة:185)

دوسری آیت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ١٩٥﴾ (البقرة:195)

اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو کون سی دعا اللہ تعالی سے مانگا کروں؟ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”تَقُولِينَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"رمضان قرآن اور احسان کا مہینہ":**

ماہِ رمضان قرآن کا اور احسان کا مہینہ ہے یہ تو ہم سب جانتے ہیں اللہ تعالی نے قرآن مجید کو ماہِ رمضان میں نازل فرمایا اور رمضان کا قرآن سے گہرا تعلق ہے کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالی احکم الحاکمین نے قرآن مجید کو رمضان کے مہینے میں ہی کیوں نازل فرمایا اور بھی تو مہینے تھے؟

قرآن مجید کی کس طریقے سے ہم نے تلاوت کرنی ہے اس کا کیا طریقہ ہے؟

تلاوت تو ہم سب کرتے ہیں لیکن قرآن مجید کا اثر ہماری زندگی میں کیوں نظر نہیں آتا؟ (إِلَّا مَن رَّحِمَ الله سُبحَانَهُ وَتَعَالَى)۔

کہاں پر خلل ہے کہاں پر نقص ہے؟ کیا وہ نقص اور خلل ہم دور کر سکتے ہیں یا نہیں؟

سلف صالحین صحابہ کرام تابعین اور تبع التابعین بہترین گزرے ہوئے لوگ ہماری امت کے اُن کا تعلق کیسا تھا قرآن مجید کے ساتھ؟ اور خاص طور پر رمضان میں قرآن مجید کا کس طریقے سے وہ اہتمام کرتے تھے؟

"احسان": احسان کے عام مفہوم کے علاوہ کیونکہ بعض لوگوں کے نزدیک احسان یہ ہے کہ آپ کسی کو پیسہ دے کر اُس پر احسان کر دو قرض دے کر احسان کر دو تو یہ احسان کا ایک حصہ ہے پورا احسان نہیں ہے احسان مخلوق کے ساتھ جیسے کیا جاتا ہے اور کم سے کم درجہ احسان کا کہ آپ اپنے مسلمان بھائی کے چہرے کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہیں اور آپ کا مسلمان بھائی آپ کی مسکراہٹ کو دیکھ کر خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہے یہ بھی احسان ہے صدقات اور خیرات ایک حصہ ہیں احسان کے؛ اور خالق کے حق میں احسان کا کیا معنی ہے کیسے کیا جاتا ہے؟

اور پھر آخر میں کہ قرآن اور احسان کے متعلق میں کیا جانتا ہوں؟ میں قرآن مجید کے ساتھ کیسا ہوں؟ میں احسان کے ساتھ کیسا ہوں؟

رمضان میں میں قرآن مجید بھی پڑھتا ہوں ہمارے بچے بھی قرآن مجید پڑھتے ہیں، رمضان سے پہلے بھی پڑھتے تھے رمضان میں بھی پڑھتے ہیں اور رمضان کے بعد بھی پڑھتے ہیں لیکن زندگی میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوتی جہاں پر تھے وہیں پر ہیں کیا وجہ ہے؟

میں اپنے آپ سے یہ سوال کروں:

(۱) قرآن مجید سے میری زندگی کب تبدیل ہوگی؟ (۲) کب میں آگے بڑھوں گا؟

(۳) بزنس میں میں نے ترقی کی ہے کاروبار میں میں نے ترقی کی ہے آگے بڑھا ہوں کیا اپنے اخلاق میں اپنے کردار میں میں آگے بڑھا ہوں کہ نہیں بڑھا ہوں؟

(۴) پچھلے رمضان سے اس رمضان تک میں نے کتنی ترقی کی ہے اور اُس ترقی میں مادیت کے علاوہ روحانیات میں میں نے کتنی ترقی کی ہے؟

(۵) کیا میرا یہ جسم صرف جسم ہے بغیر روح کے؟ جسم کے لیے تو میں نے بہت کچھ کیا ہے اپنی روح کے لیے میں نے کیا کیا ہے؟

(٦) اس دنیا کے لیے میں نے بہت کچھ کیا ہے آخرت کے لیے میں نے کیا کیا ہے؟

(۷) اور اس سوال کا جواب صرف میں ہی دے سکتا ہوں کیونکہ میں اپنے بارے میں خوب جانتا ہوں اپنا محاسبہ میں خود کرتا ہوں کہ قرآن اور احسان کے ساتھ رمضان میں میں کیسا ہوں؟

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے پیارے اور سب سے عظیم پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا، خاتم الانبیاء والمرسلین کو یہ پیغام آخری پیغام اللہ تعالیٰ نے دیا جس میں دنیا اور آخرت کی کامیابی کا مکمل ساز و سامان موجود ہے ہر خیر موجود ہے، ہر خیر کی طرف جو بھی راستہ ہے اُس کا ذکر ہے اور ہر شر سے آگاہی ہے اور جو بھی راستہ شر کی طرف جاتا ہے قرآن مجید میں اُس کا بھی ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ﴾: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن مجید کو نازل کیا گیا۔

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کا اہتمام کرتے اور خاص طور پر رمضان میں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام آتے "فيُدَارِسُهُ القُرْآنَ": قرآن مجید کو پڑھتے سناتے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (سبحان اللہ)۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فرشتہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام زمین پر خاص وقت میں ایک خاص عمل کے لیے آتے ہیں ذرا اہمیت تو دیکھیں نا قرآن مجید کی کہ اہمیت کیا ہے! "فيُدَارِسُهُ القُرْآنَ": اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کو جیسا کہ نازل ہوا ہے ویسے ہی محفوظ کر لیا اور اپنی امت تک پہنچا دیا۔ جب آخری سال تھا آخری رمضان میں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام دو مرتبہ آتے ہیں اور دو مرتبہ قرآن مجید کو دہراتے ہیں اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ شاید میری زندگی کا آخری رمضان ہے۔

صحابہ کرام قرآن مجید کا اہتمام بڑے پیارے طریقے سے کرتے یعنی اُن کی زندگی میں قرآن مجید بنیادی حصہ رکھتا تھا، قرآن مجید جس دن وہ تلاوت نہیں کرتے تھے یا جس دن قرآن مجید سے کوئی علم حاصل نہیں کرتے تھے تو وہ ایسی کمی محسوس کرتے تھے کہ جیسے آج کچھ کھو گیا ہے!

کیا یہ کمی ہم نے بھی کبھی محسوس کی ہے؟! (سبحان اللہ)؛ قرآن مجید اُن کی زندگی کا بنیادی حصہ تھا ہماری زندگی میں قرآن مجید کا کتنا حصہ ہے کتنی اہمیت ہے؟!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی حدیث بیان فرماتے یا کوئی آیت تلاوت کرتے تو صحابہ کرام صرف اپنے کانوں سے نہیں سنتے بلکہ اپنے دل سے سنتے اور جب کوئی صحابی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں نہ جا سکتا تو کسی اور کے ذمے لگا دیتا کہ آج جو کچھ سیکھنا ہے مجھے بتانا ہے۔ جیسے صحیح مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ سیدنا عقبہ بن عامر اور سیدنا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہم عن الصحابۃ اُجمعین) نے اپنی باری رکھی ہوئی تھی کہ ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کام پر جاتے اونٹ چرایا کرتے اور سیدنا عقبہ جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کرتے اور دوسرے دن سیدنا عقبہ جاتے اور سیدنا عمر علم حاصل کرتے اور پھر شام کو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملتے اور جو کچھ علم حاصل کیا ایک دوسرے کو سناتے کہ آج میں نے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سیکھا ہے: "يتناوبون" (اپنی باری رکھی ہوئی تھی)؛ سبحان اللہ۔

اور اسی روایت میں آیا ہے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور سیدنا عمر ہم نے باری رکھی ہوئی تھی اونٹ چرانے کی ایک مرتبہ میں شام کو جلدی لوٹا واپس آیا (یعنی اونٹ چرانے کے بعد واپس آیا اور اونٹ چرانا کوئی عام بات نہیں ہوتی، بکریاں تو آپ یعنی شہر کے اندر بھی چرا سکتے ہیں اونٹ کے لیے آپ کو شہر سے باہر دور جانا پڑتا ہے) فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث بیان فرما رہے ہیں تو گھر کی طرف نہیں گئے (کہ میں تھکا ہوا ہوں تھوڑا سا آرام کروں علم بھی حاصل ہم کر لیں گے) فوراً جاتے ہیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی باری تھی کہ وہ علم حاصل کریں پھر مجھے بتائیں وہ میری طرف مڑ کر دیکھتے ہیں؛ مڑ کر کیوں دیکھا؟ اس لیے کہ ان کو انتظار تھا کہ اب انہوں نے آنا ہے اور میں نے اُنہیں جب موقع ملے تو جو علم حاصل کیا وہ سمجھانا ہے (سبحان اللہ)۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے یہی لوگ تھے جن کے دل پتھر کے تھے، اسلام قبول کرنے سے پہلے صحرا میں رہنے والے لوگ پتھر دل جس میں ظلم عام تھا شرک اور بدعات عروج پر تھیں لیکن عجب بات دیکھیں کہ یہ پتھر دل کیسے نرم ہوئے اور کس طریقے سے شرک اور بدعات اُن کی زندگی سے ختم ہوا ایمان اور توحید اور سنت کا راستہ اپنایا کہ وہ پوری دنیا میں مثال بن کر رہ گئے! کیا وجہ ہے؟ کہ قرآن مجید کی انہوں نے قدر جانی قدر کیا ہے، اہمیت جانی۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"هُمْ أَهْلُ القرآنِ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ" (جو اہل قرآن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اہل ہیں)؛ سبحان اللہ۔

اہل اللہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خاص لوگ ہیں پیارے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کے مقرب لوگ ہیں، تو اہل القرآن کی قدر جان لیں کہ یہ کون لوگ ہیں اور جو قرآن مجید کی قدر نہیں جانتا وہ اہل القرآن میں سے نہیں ہو سکتا! اور رمضان کے مہینے میں خاص طور پر سلف صالحین جو ہیں باقی کام روک دیتے اور قرآن مجید کی تلاوت اور علم اور تعلیم میں آگے بڑھ جاتے (سبحان اللہ):

1- امام الزہری رحمۃ اللہ علیہ معروف تابعی جب رمضان داخل ہوتا تو فرماتے ہیں: "إنما هو قراءة القرآن وإطعام الطعام" (رمضان کے مہینے میں صرف دو کام ہی کرنے ہیں (یعنی روزے کے علاوہ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ روزے رکھنا ہیں بس اب روزے کے ساتھ ساتھ جو رمضان میں کرنا ہے)"قراءة القرآن وإطعام الطعام" قرآن مجید کی تلاوت کرنی ہے اور کھانا کھلانا ہے (سبحان اللہ)۔

اور کھانا کھلانا بھی احسان میں سے ہے۔

2-امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب رمضان کے مہینے کا آغاز ہوتا تو اپنے علم حدیث کا جو سلسلہ تھا اُس کو بند کر دیتے تھے رمضان میں وقتی طور پر اور قرآن مجید کی تلاوت میں اپنا اکثر وقت مصروف کر دیتے۔

3-امام عبد الرزاق الصنعانی جو امام احمد بن حنبل کے استاد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان الثوری جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا باقی سب کچھ چھوڑ دیتے اور قرآن مجید کی طرف مائل ہوتے اور اپنا اکثر وقت قرآن مجید کے ساتھ گزارتے۔

4-امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رمضان میں روزانہ تین ختم کرتے۔

اور بعض سلف ایک ختم روزانہ کرتے، اور بعض تین دن میں، اور بعض سلف صالحین سات دن میں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اتنی تیزی سے پڑھتے ہیں تو اُن کو سمجھ کیا آتی ہو گی؟! جو مسنون طریقہ ہے یعنی تین دن میں یا سات دن میں آپ ختم کر سکتے ہیں لیکن سلف سے ثابت ہے کہ وہ ایک دن میں ایک ختم کیا کرتے تھے یا ایک سے زیادہ بھی کیا کرتے تھے۔

آپ جانتے ہیں کہ امام شافعی کون ہیں؟! امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ویسے قرآن پڑھتے جیسے ہم قرآن پڑھتے ہیں؟! ایک عالم جب قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اگر وہ تیزی سے بھی پڑھتا ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے وہ علم کی بنیاد پر پڑھ رہا ہوتا ہے وہ تدبّر کر چکا ہے وہ علم حاصل کر چکا ہے اس لیے اگر وہ روزانہ ایک ختم بھی کرتا ہے تو وہ کر سکتا ہے۔ ہمارے لیے کیونکہ کم علم لوگ ہیں ہم ہمارا علم محدود ہے کیا ہم لوگ بھی اگر تیزی سے پڑھیں ختم کر لیں تو ہمیں وہی ثواب ملے گا جو اُن کو ملا؟ فرق ہے اس میں میرے بھائیو! سمجھیں!

قرآن مجید نازل صرف تلاوت کے لیے نہیں ہوا، بعض مساجد میں آپ دیکھتے ہیں کہ تراویح میں بڑی تیزی سے پڑھتے ہیں مقتدی بیچارے کھڑے ہوتے ہیں اُن کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے آیتیں بالکل ایک ساتھ یعنی آیت میں جو ایک وقفہ ہوتا ہے وہ بھی تقریباً مشکل سے سانس لیتا ہے امام جو ہے وقفہ بھی ختم کر دیتا ہے وہ کیوں؟ کیونکہ اس نے ختم کرنا ہے۔ قرآن مجید رمضان میں ختم کرنا لازمی نہیں ہے، ختم کرنے کا تعلق نہیں ہے کہ رمضان میں ختم ضروری کرنا ہے لیکن رمضان میں قرآن مجید کی تلاوت تدبّر کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

تو سلف صالحین کا عمل جو بعض لوگ دلیل بناتے ہیں اور ویسا عمل کرنا چاہتے ہیں تب کریں جب آپ کا علم بھی ویسا ہو جب آپ سمجھتے ہو:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ میں کیا مفہوم ہے کیا معنی ہے؛(الفاتحة: 1-3)؛

ہم تو آنکھیں بند کر کے پڑھ لیتے ہیں نا! اسی ایک آیت میں ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ میں بعض علماء نے پندرہ سے بیس فوائد نکالے ہیں۔

ایک آیت میں پانچ چھ لفظ ہیں تقریباً اس میں سے آپ پندرہ یا بیس پیغام کیسے نکال سکتے ہیں بغیر علم کے ممکن ہے؟! (سبحان اللہ)۔

تو قرآن مجید تدبّر کے ساتھ پڑھیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝﴾ (محمد:24)

(کیا یہ قرآن مجید کو تدبّر سے غور و فکر سے نہیں پڑھتے یا ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں)

تو آج سے ہم کوشش کرتے ہیں ان شاءاللہ کہ قرآن مجید ہم نے پڑھنا ہے دو طریقے سے کہ ایک تو وہ جو ختم ہم نے کرنا ہے وہ کریں پڑھیں مجھے پتہ ہے کہ ہم رہ نہیں سکتے ہم ضرور پڑھیں گے اور تیزی سے ہی پڑھیں گے، ختم تو ہم نے کرنا ہی ہے یہ تیس سال سے چالیس سال سے جو عادت ہے وہ پوری ہونی ہے نہیں پڑھیں گے تو پھر کچھ کمی سی محسوس رہتی ہے کہ ہمارا دن جو ہے وہ پورا نہیں ہوا، پڑھیں لیکن ایک خاص وقت نکالیں جس میں کم سے کم جو آخری پارہ ہے نا سورۃ الفاتحہ اور آخری پارے کا ترجمہ ہم پڑھنا شروع کر دیں، ابتداء تو کریں نا۔

ہم چھوٹی سورتیں پڑھتے ہیں سورۃ الماعون پڑھتے ہیں سورۃ الکوثر پڑھتے ہیں سورۃ الاخلاص پڑھتے ہیں ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ صمد کا معنی کیا ہے؟ ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲﴾ (الاخلاص:2) پڑھتے ہیں کہ نہیں پڑھتے صمد کا کیا معنی ہے کتنے لوگ جانتے ہیں؟! اپنے آپ سے پوچھ لیں اگر نہیں جانتے تو کب جانیں گے؟! اچھا ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو سورۃ الاخلاص نہیں پڑھتے نماز میں؟ ہم سب پڑھتے ہیں۔

تقریباً ہر رکعت میں یا جب بھی ہم اکثر نماز پڑھتے ہیں سورۃ الاخلاص تو ضرور پڑھتے ہیں کیوں پڑھتے ہیں؟ چھوٹی سی سورۃ ہے اور جلدی نماز بھی پڑھ لیتے ہیں عادت سی بن گئی ہے! دیکھیں حقائق ہیں ہم پس پشت نہیں ڈال سکتے میں بھی آپ لوگوں جیسا ہوں میں کوئی آسمان سے نہیں اُترا ہوا ہوں! ہم سب ایک جیسے ہیں میں اپنی بات کرتا ہوں سورۃ الاخلاص جلدی سے پڑھتے ہیں چھوٹی سورۃ ہے جلدی نماز ختم ہو جاتی ہے لیکن ہم نے کبھی سمجھا ہے ﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲﴾ کا معنی کیا ہے؟!

اگر ابھی تک نہیں سمجھا پھر رمضان میں بھی نہیں سمجھا تو کب سمجھیں گے؟! ایک بہترین موقع ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ﴾: ہدایت ہے لوگوں کے لیے کیا ہم نے ہدایت حاصل کی ہے؟

اور اگر آپ کو قرآن مجید پڑھنا ہی نہیں آتا، بعض ایسے لوگ ہیں تلاوت نہیں آتی قرآن مجید کی پڑھے لکھے نہیں ہیں (کہتے ہیں کہ ہم پڑھے لکھے نہیں ہیں) تو آپ یہ اچھی طرح جان لیں کہ قرآن مجید کو پڑھنا بہت آسان ہے۔ صحابہ کرام میں سے کتنے پڑھے لکھے لوگ تھے؟ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے لکھے تھے؟

آپ جانتے ہیں کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید دیکھ کر نہیں پڑھ سکتے تھے اگر دیکھتے تو اُن کو نہ پتہ چلتا کیونکہ وہ پڑھنا نہیں جانتے تھے اُمی تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جیسے صحیح بخاری کی روایت میں ہے صلح الحدیبیۃ کے موقع پر جب سیدنا علی نے لکھا " مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ"، تو اس سہیل بن عمرو کافر نے کہا کہ یہ نہ لکھو " مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ"، ہم تو مانتے ہی نہیں ہیں کہ اللہ کا پیغمبر ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، لکھو "محمد بن عبداللہ"۔ لکھنے والے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے علی! اسے مٹا دو، سیدنا علی فرماتے ہیں کہ میں کیسے مٹا سکتا ہوں مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ کو میں نہیں مٹا سکتا، تو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے دکھاؤ کہاں پر لکھا ہے؟ سیدنا علی اشارہ کرتے ہیں پھر اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مٹا کر کہتے ہیں کہ لکھیں " مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ"۔

تو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھنا نہیں جانتے تھے لکھنا نہیں جانتے: "مَا أَنَا بِقَارِئٍ": اُمی تھے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اکثر صحابہ بھی اُمی تھے لیکن علم کا درجہ دیکھیں کہ پوری دنیا میں تا قیامت ایسے علماء کبھی آپ کو نظر نہیں آئیں گے!

اس لیے آپ پریشان نہ ہوں کہ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں تو مجھے قرآن بھی نہیں آئے گا! اگر آپ پڑھے لکھے نہیں ہیں آج سے قرآن مجید کی تلاوت شروع کردو اور سورۃ الفاتحہ سے شروع کرو اور روزانہ تین آیتیں یاد کرنا شروع کرو تین دن میں آپ سورۃ الفاتحہ کے حافظ بن جائیں گے (تین دن میں زیادہ وقت نہیں لگے گا)، روزانہ تین آیتیں پڑھو اور یاد کرو تین دن میں آپ سورۃ الفاتحہ کے حافظ بن جائیں گے ان شاءاللہ بشرطیکہ آپ شروع کریں گے تو بنیں گے نا، اگر آج شروع نہیں کریں گے تو پھر یہ آج شاید کل بھی نہ آئے پھر پرسوں بھی نہ آئے پھر جیسے پہلے تھے ویسے ہی ہم رہیں گے!

تو آج سے ہم نے شروع کرنا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③﴾: بس یہ تین آیتیں یاد کر لو آج؛ کل اگلی تین اور اس کے بعد اگلی آیتیں، سات آیتیں ہیں آپ آسانی سے یاد کر سکتے ہیں۔

یہ شیطان کا محض بہکاوا ہے کہ ارے میں تو پڑھا لکھا نہیں ہوں میں کیسے پڑھ سکتا ہوں یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں آسانی سے پڑھ سکتے ہیں، پھر میں جب پڑھا لکھا نہیں ہوں تو غلطی کا امکان بھی ہے قرآن مجید غلط پڑھوں گا تو گناہ ہوگا! یہ سب شیطان کے وسوسے ہیں اور جب ایسا وسوسہ آئے تو کہو: "أَعُوذُ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ": وسواسِ خنّاس ہے یہ۔ اور بعض شیاطین الانس بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ بہت مشکل ہے قرآن مجید یہ آپ کا کام نہیں ہے یہ علماء کا کام ہے، قرآن مجید پڑھنا بہت مشکل ہے! (سبحان اللہ)۔

قرآن مجید بہت مشکل ہے؟! ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑰﴾ (القمر:22): اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں فرماتے ہیں قرآن مجید میں کہ ہم نے قرآن مجید کو آسان کر دیا ہے (سبحان اللہ) لیکن کہاں ہیں لوگ کہاں ہیں مسلمان آج؟!

یہ قرآن مجید کے تعلق سے بعض باتیں تھیں احسان کے تعلق سے چند باتیں کر لیتے ہیں:

(۱) ہم یہ تو جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ اچھے طریقے سے حسنِ اخلاق سے پیش آنا ہے۔

(۲) اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ فقیروں کی مدد کرنا مسکینوں کی مدد کرنا بھی احسان ہے۔

(۳) ہم یہ بھی جانتے ہیں پڑوسیوں کا حال پوچھنا ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بھی احسان ہے۔

(۴) ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ رشتے کو جوڑنا بھی احسان ہے، والدین کی فرمانبرداری کرنا بھی احسان ہے والدین کے ساتھ حسنِ سلوکی بھی احسان ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى﴾ (النساء:36)۔

ہم یہ سب جانتے ہیں لیکن ہم میں سے کتنے لوگ جانتے ہیں کہ خاص طور پر رمضان میں ہمارا احسان کے ساتھ کیا حال ہے؟

اور آپ یہ دیکھیں کہ رمضان ایک بہترین موقع ہے احسان کا اور احسان حسنِ اخلاق اور عمل کی ایکسیلینسی (Excellency) کا درجہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد کوئی پرفیکشن (Perfection) نہیں رہتی۔

تو رمضان میں آیئے دیکھتے ہیں جو میں نے دیکھا وہ آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ عمرے کے لیے گئے کیا وہاں پر مسلمان جو عمرہ کر رہے تھے اور میں جب عمرہ کر رہا تھا تو عمرہ احسان کے ساتھ کیا؟ سچ بات ہے ہمارا کیا حال ہے؟! اللہ کے گھر میں رہ کر روزے کی حالت میں کسی کو دھکا دیا کہ نہیں دیا؟! حجر اسود پر دیکھیں جو گہما گہمی ہوتی ہے وہاں پر آپ نے بازو کی طاقت دکھائی کہ نہیں دکھائی؟! کچھ کھا کر فرش پر کچھ گرایا کہ نہیں؟! اللہ کے گھر میں گندگی اللہ کے گھر میں دھکا دینا اللہ کے گھر میں کسی کو تکلیف پہنچانا یہ احسان ہوتا ہے؟! اسے احسان کہتے ہیں یہ حقوق ہیں مسلمانوں کے؟!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسانِهِ ويَدِهِ"

(مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں)

یہ عام بات ہے رمضان کے علاوہ رمضان کے مہینے سے پہلے اور بعد کی بات ہے رمضان میں تو یہ معنی اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے اور اور بھی یہ حق بڑھ جاتا ہے۔ کیا میری زبان اور ہاتھ سے روزے کی حالت میں رمضان میں مسلمان محفوظ ہیں؟ اپنی مجالس میں ہم غیبت کرتے ہیں کہ نہیں؟ چغل خوری کرتے ہیں کہ نہیں؟ رشتے کو جوڑنے کی بات کرتے ہیں یا توڑنے کی بات کرتے ہیں؟ جھوٹ بولتے ہیں یا سچ بولتے ہیں؟ روزے کی حالت میں ہم نے احسان کو سمجھا ہے؟ آخر کیا وجہ ہے؟! وجہ تو میں آخر میں بتاؤں گا پہلے یہ تو جان لیں کہ ہم کر کیا رہے ہیں!

مسجد میں دیکھ لیں اللہ کے گھر میں دیکھ لیں آپ مسجد میں آتے ہیں روزے کی حالت ہے نماز قائم ہو چکی ہے جمعہ کی نماز میں دیکھ لیں امام صاحب پڑھ رہے ہیں سورۃ الفاتحہ اور پیچھے موبائل میں میوزک بج رہی ہے! دیکھیں میوزک ویسے ہی حرام ہے اور موبائل تو فون ہے نا اس میں رنگ ٹون (Ringtone) جو ہے اس کو ٹھیک کر لیں۔ میوزک کوئی یہودی نہیں لے کر آئے مساجد کے اندر اس کی جرأت نہیں ہے کوئی نصرانی نہیں لے کر آیا یہ مسلمان لے کر آیا ہے! جو جرأت وہ نہیں کر سکتے تھے انہوں نے کی ہے!

اللہ کے گھر میں قرآن مجید کی تلاوت بھی ہو رہی ہے (غور کریں روزے کی حالت ہے قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہے!) اور یہ مسلمان بھائی نمازی صاحب جو آتے ہیں میوزک بج رہی ہے اور گانے کی میوزک اور بند بھی نہیں کرتا اب میوزک جاری ہے تو مجھے بتائیں یہ مسلمان جو آپ کے ساتھ کھڑے ہیں آپ کے قریب آگے اور پیچھے جہاں تک یہ میوزک ہے اور پھر اس کا جو والیم (Volume) ہے اس کو بھی فُل کیا ہوا ہے آپ کو پتہ ہے کہ ایک دو تین صفوں میں جتنے بھی لوگ نماز پڑھ رہے ہیں جتنے لوگ ڈسٹرب ہو رہے ہیں جتنے لوگوں کی نماز خراب ہو رہی ہے آپ کی وجہ سے سب کا گناہ تمہارے سر ہے؟! بند کیوں نہیں کرتے؟! نماز میں خلل ہوتا ہے۔ عجب بات دیکھیں ایک بٹن دبانے سے نماز میں خلل ہوتا ہے اور میوزک سننے سے نماز میں خلل نہیں ہوتا یہ عجیب سی منطق ہے عجیب سی جہالت ہے! بھئی اپنی نماز خراب ہو رہی ہے تو ہونے دیں باقیوں کا کیا قصور ہے؟! اگر نماز خراب بھی ہوتی ہے تمہاری جہالت کی بنیاد پر تو اپنی خراب کرو نا نماز ان نمازیوں کا کیا قصور ہے؟! عجب بات ہے واللہ اسے احسان کہتے ہیں؟! اللہ کے گھر محفوظ نہیں ہیں شر سے حرام سے!

اور دوسری چھوٹی سی بات دیکھ لیں کہ مسجد میں بیٹھے ہیں بعض لوگوں کو عادت ہے یہ ناخن نکالنے کی اب ناخن اُتار رہے ہیں اور مسجد میں پھینک رہے ہیں اپنے گھر میں ایسا کرتے ہیں ہم لوگ؟! ایک تو عادت بُری ہے اچھا یہ کر بھی لیں صاف تو کرو نا صاف کیوں نہیں کرتے؟! عجب بات ہے! مسجد کے اندر بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں اور بعض وہاں پیچھے بیٹھ کر گپیں لگا رہے ہیں روزے کی حالت میں اور حال پوچھ رہے ہیں حال پوچھتے پوچھتے کسی کی بات آئی غیبت شروع ہو گئی، غیبت سے ابھی تھکے نہیں پھر جھوٹ اور پتہ نہیں کتنی باتیں اللہ کے گھر میں روزے کی حالت میں! یہی وقت ہے تمہارے پاس! اللہ کے گھر کی تو شرم کرو نا روزے کی تو شاید ہمیں شرم رہے نا رہے اللہ کے گھر کا تو کوئی احترام ہے کوئی شرف ہے کوئی قدر ہے!

اور پھر بیچارے جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہوتے ہیں نا بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں، کچھ کہتے نہیں ہیں صرف یوں مڑ کر دیکھتے ہیں بس ان کی طرف کہ شاید تھوڑی سی شرم کرکے ذرا چپ ہو جائیں، کہتے ہیں نا کہ سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے یہاں پر اشارے کی بات کہاں ہوتی ہے جب تک چیخ کر نہیں کہیں گے چپ ہو جاؤ! تھوڑی دیر چپ ہوں گے دو منٹ کے لیے پھر شروع ہو جائیں گے!

﴿وَاَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۹۵﴾﴾: یہ احسان ہے؟! (سبحان اللہ)۔

اگر یہاں پر کوئی یہودی نصرانی آجائے نا اس کی تو پھر خیر نہیں ہے نا کہ یہ تو فساد چاہتے ہیں یہ اللہ کے گھر میں آکر فساد برپا کرنا چاہتے ہیں یہ نمازیوں کو اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کو ڈسٹرب کرتے ہیں پریشان کرتے ہیں! تو ہمارا کیا حال ہے میرے بھائی؟! وہ تو ہیں بے قدرے لوگ کافر کو کیا قدر ہے قرآن کی یا مسجد کی کیا قدر جانتا ہے لیکن ہمیں کیا ہو گیا ہے ہم کب قدر جانیں گے؟!

احسان جیسے مخلوق کے ساتھ واجب ہے اسی طریقے سے بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنے ربّ کے ساتھ احسان عبادت میں احسان، احسان ناقص رہتا ہے جب تک کہ یہ مسلمان اپنے ربّ کے ساتھ اپنے تعلق کو سیدھا نہ کرلے اور عبادت میں احسان یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ احسان کا درجہ جو ہے یہ دین کا بلند ترین درجہ ہے:

(۱) اسلام ہے پہلا۔ (۲) دوسرا مرتبہ ہے ایمان کا۔ (۳) تیسرا مرتبہ ہے احسان کا۔

احسان سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ احسان کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں ان حقوق کی ادائیگی کرنا اور اللہ تعالیٰ کا جو سب سے بڑا حق ہے وہ ہے توحید عبادت کا حق۔

ہم سورۃ الفاتحہ میں بار بار پڑھتے ہیں: ﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾﴾: یہی بنیادی پیغام ہے قرآن مجید کا اور ہر وہ کتاب جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل فرمائی:

﴿اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾﴾ (الفاتحہ:4)

﴿وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ﴾ (النحل:36)

ایک اللہ کی عبادت کرنا اور ہر باطل معبود کا انکار کرنا اجتناب کرنا یہ بنیادی پیغام ہے۔

اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا معاذ کے ساتھ گدھے پر سوار ہوتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: اے معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے بندوں پر اور بندوں کا حق کیا ہے اللہ تعالیٰ پر؟ سیدنا معاذ عرض کرتے ہیں: "اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ": اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں میں نہیں جانتا، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اے معاذ! یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر "أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا" (ایک اللہ کی عبادت کریں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کا)؛ سبحان اللہ۔ کیا ہم نے اس حق کو جانا ہے؟ واللہ! آپ مخلوق کے ساتھ جو بھی احسان کرنا چاہتے ہیں کر لیں، بڑے سخی بن جائیں سب سے بڑے سخی بن جائیں، مسکینوں کے مددگار بن جائیں اپنی دس بیس فیکٹریاں وقف کر دیں مسکینوں کے لیے، ہر سال میں دو یا تین عمرے کریں سالانہ حج کریں پہلی صف میں نماز پڑھتے رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے اس حق کو نہیں سمجھا اور اس پر عمل نہیں کیا واللہ! یہ سارے کے سارے عمل اکارت ہیں بے فائدہ ہیں سارے قیامت کے دن نامۂ اعمال میں کوئی خیر باقی رہے گا نہیں!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے:

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (الزمر:65)

(اے میرے پیارے پیغمبر! اگر تو بھی شرک کرے میں تیرے بھی عمل اکارت کر دوں)

میری اور آپ کی کیا حیثیت ہے ہم کون ہیں؟! ہم حقیر فقیر مسکین اور جرأت دیکھیں کہ شرک، بدعۃ مکفرۃ کبھی سوچا ہے؟!

کیا جاتا ہے اس مسلمان کا اگر براہِ راست اپنے ربّ سے مانگے؟!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (غافر:60)

(مجھے پکارو میں تمہاری ہر مانگ پوری کرتا ہوں)

دعا کی قبولیت واللہ! قریب ہے لیکن کس کے؟ جو اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے صرف۔ رمضان میں بھی وہی حالت رہے گی تو ہم کب سدھریں گے؟! آج تو دیکھیں ناکہ خیر اور شر خلط ملط ہو گیا ہے، ایمان اور کفر، توحید اور شرک، سنت اور بدعت، کیا ہمارا دل اتنا کمزور ہے کہ ان بنیادی چیزوں میں فرق ہم نہیں جانتے؟! ہمارے دین نے اس فرق کو نہیں بیان فرمایا؟! توحید اور شرک میں، سنت اور بدعت میں، ایمان اور کفر میں فرق نہیں بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے؟!

یہ جاہل لوگ جو کرنا چاہتے ہیں کریں ﴿اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ﴾ (فصلت:40) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛ کریں جو کرنا ہے لیکن اللہ کی پکڑ سے کہاں جا سکتے ہیں؟! یہ عام لوگوں کو بیوقوف بنا سکتے ہیں لیکن اللہ کے پیاروں کو بیوقوف نہیں بنا سکتے یاد رکھیں اور اللہ کے پیارے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی سب سے پہلے ہے اُن کا نصب العین زندگی میں اُن کا مقصد یہی ہے کہ میں اس دنیا میں اپنے ربّ کو کیسے راضی کر سکتا ہوں، اور بغیر توحید کے اللہ تعالیٰ کسی پر راضی ہوتا ہی نہیں ہے۔

اور احسان کا دوسرا درجہ جو ہے وہ ہے "اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع"؛ "لاإلہ إلا اللہ" توحید ہے، "محمد رسول اللہ" اتباع ہے اور یہی کلمہ ہم پڑھتے ہیں:

(۱) "لاإلہ إلا اللہ" توحید ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور "محمد رسول اللہ" اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا حق توحید کا ہے اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اتباع کا ہے۔

(۳) عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کریں گے اور عبادت کا طریقہ صرف اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوگا کسی اور کا نہیں ہوگا۔

یہ گواہی دیتے ہیں ہم کلمۂ شہادت میں۔

اور احسان کا تیسرا درجہ جو ہے کہ ہم قرآن اور حدیث کو سمجھیں جیسا کہ صحابہ کرام اور سلف صالحین نے سمجھا ہے کیونکہ قرآن اور حدیث کی بات تو آج بہت سارے گروہ کرتے ہیں لیکن صحیح سمجھ کے مطابق کون کرتا ہے عمل قرآن اور حدیث پر ایک ہی گروہ ہے اور وہ ہے صحابہ کرام، تابعین واتباع التابعین؛ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

آج صحابہ موجود نہیں ہیں، آج امام ابو حنیفہ موجود نہیں ہیں، آج امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل امام الزہری امام سفیان الثوری یہ بڑے امام محدثین موجود نہیں ہیں لیکن کیا اُن کی تعلیمات موجود نہیں ہیں؟! اُن کی زندگی جس علم کی بنیاد پر گزری وہ علم سارا ضائع ہو گیا؟! کیا سمندر میں مچھلیاں کھا رہی ہیں کہاں ہے وہ علم؟! اللہ تعالیٰ نے اُٹھا لیا یا زمین دوز ہو گیا وہ علم ہے کہاں اُس علم کے بارے میں ہم کیا جانتے ہیں؟! صرف فقہ کی حد تک جانتے ہیں بس کیا اُن کی زندگی میں صرف فقہ ہی تھی؟! صرف وہ نماز کیسے پڑھنی ہے روزہ کیسے کرنا ہے حج کیسے کرنا ہے یہ علم تھا اُن کا؟! اصل بنیادی علم کہاں ہے اُن کا عقیدے کا علم کہاں ہے؟! اور واللہ! جتنی کتابیں عقیدے کے تعلق سے لکھی گئیں اتنی فقہ کی موجود نہیں ہیں آج، جتنا اہتمام سلف صالحین نے عقیدے کا کیا ہے اتنا فقہ کا نہیں کیا لیکن عجب دیکھیں کہ آج عروج پر ہے فقہ کا علم اور عقیدے کی کتابیں مشکل سے کہیں آپ کو نظر آتی ہیں! کیوں عقیدے سے دور رکھا گیا ہے لوگوں کو؟! کیوں اس احسان سے دور رکھا گیا؟! اس لیے کہ اُن کو پتہ ہے کہ جب عقیدہ درست ہوتا ہے مسلمان کا تو ایمان مضبوط ہوتا ہے اور جب ایمان مضبوط ہوتا ہے تو پھر امت میں تبدیلی آتی ہے تو باہر کے دشمن اندر کے دشمن نہیں چاہتے کبھی بھی کہ یہ مسلمان اپنے ایمان کو مضبوط کرتے اور اپنے صحیح عقیدے کو جان لے۔

باہر کا دشمن تو ہم جانتے ہیں وہ تو ہمیشہ دشمن ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ (البقرة:120)

وہ کبھی راضی نہیں ہوں گے! نہ ہندو کبھی راضی ہوگا نہ یہودی نہ نصرانی نہ مجوسی کوئی بھی راضی نہیں ہوں گے لیکن یہ جو بڑی بڑی پگڑی لمبی لمبی داڑھی جبہ پہنا ہوا جو مزارات کو آباد کر رہے ہیں ان کے بارے میں ہم کیا کہیں؟! جب عقیدے کی بات کرتے ہیں کہتے ہیں کہ نہیں نہیں! اس کو چھوڑ دیں یہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے نماز پڑھو روزہ رکھو بس یہ ٹھیک ہے تم مسلمان ہو یہ تمہاری حد ہے وہ تمہاری حد نہیں ہے آگے کیوں جاتے ہو آگے گمراہی ہے آگے کے دروازے بند ہیں اور اُن دروازوں کی چابیاں صرف علماء کے پاس ہیں، یہ ایسا دلدل ہے غرق ہو جاؤ گے مٹ جاؤ گے! واللہ! عجب بات ہے کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟!

کیا ہمارا بھی (نعوذ باللہ) طریقہ ہندوؤں والا ہے؟! آپ جانتے ہیں کہ ہندو جو ہیں اُن کی رسائی گیتا تک یا وید اتک یا بڑی کتابوں تک نہیں ہوتی، اب گیتا کی کتاب ہندو پڑھتے ہیں لیکن بغیر اُن کے جو پنڈت ہوتے ہیں برہمن جو ہوتے ہیں وہی اجازت دیتے ہیں اور وہی اُن کو سمجھاتے ہیں کسی اور کی جرأت نہیں ہے! جو پنڈت کہتا ہے وہ دین ہے اُن کے نزدیک وہی کچھ ہے بس۔ کیا ہمارے لیے بھی دروازے بند کر دیئے گئے ہیں سارے؟! میں یہ نہیں کہتا کہ بغیر علماء کی رہنمائی کے آپ کتابیں پڑھیں عالم بن جائیں یا علم حاصل کریں، نہیں! میں یہ کہتا ہوں کہ علماء سے علم حاصل کریں لیکن صرف نماز کا روزے کا زکوۃ کا اور حج کا عبادات کا علم تو عقائد کا علم کب حاصل کریں گے ہم؟!

ایک بہترین موقع ہے رمضان میں روزنہ ایک مسئلہ (صرف ایک دو نہیں) عقیدے کا جان لیں بس:

1-"لاالٰہ اِلااللہ" کا معنیٰ کیا ہے آج جان لیں؛ارکان کیا ہیں؟

دو ارکان ہیں: (۱)"لاالٰہ": پہلا رکن ہے (۲)"اِلااللہ": دوسرا رکن ہے۔

2-"لاالٰہ" میں انکار ہے،"اِلااللہ" میں اقرار ہے،انکار ہے ہر معبود کا اقرار ہے ایک اللہ کا؛ کل یہ جان لیں۔

3-پرسوں یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

آج تک جھگڑا جاری ہے امت میں آج تک امت میں یہ مسئلہ حل نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ کہاں ہے کیا یہ مشکل سوال ہے؟! کب جانیں گے ہم؟! اتنے واضح دلائل کے باوجود بھی ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ۝۵﴾ (اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے) (طه:5)؛اللہ تعالیٰ عرش پر ہے بلندیوں پر ہے واضح الفاظ ہیں اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں بھی، قرآن مجید میں صرف قرآن مجید میں امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہزاروں آیات ہیں (ایک ہزار نہیں ہزار سے زیادہ ہزاروں آیات اور دلائل ہیں) کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے بلندیوں پر ہے ہر جگہ موجود نہیں ہے اور آج ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے؟!

یہ عقیدہ ہے مسلمان کا جان لیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے ہر جگہ موجود نہیں ہے اپنی ذات سے اور اپنے علم سے اپنی تائید سے اپنی نصرت سے ہر جگہ ہے لیکن ان ظالموں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اپنی ذات سے موجود ہے!

یہاں تک کہ بعض لوگوں کو انوار نظر آتے ہیں وہ قضائے حاجت کے لیے استنجاء کے لیے نہیں جاتے! کیوں؟ ہر جگہ اُن کو اللہ نظر آتا ہے!

یہ عقیدہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے؟! کب جانیں گے ہم اپنے عقیدے کو؟! رمضان احسان کا مہینہ ہے علم کا مہینہ ہے بہترین موقع ہے کہ ہم رمضان میں اس علم کو جان لیں اور روزانہ ایک سوال۔

چھوٹی چھوٹی کتابیں ملتی ہیں مکتبات میں اور ایک چھوٹی کتاب ہے "عقیدے کے تعلق سے پچاس سوال" کسی نے دیکھی ہے؟ بالکل چھوٹی سی ہے اور ان شاءاللہ اگر مجھے ملی تو اگلے ہفتے میں لے کر آؤں گا چھوٹا سا کتابچہ ہے اس میں تقریباً بیس یا تیس ورق ہیں چھوٹے سے "عقیدے کے تعلق سے پچاس سوال"؛ ابھی کتنے دن باقی ہیں رمضان کے؟ تقریباً بیس دن باقی ہیں بیس سے بھی زیادہ ہیں بائیس دن ہیں (الحمد للہ، ان شاء اللہ)، بائیس دن ہیں آپ روزانہ دو سوال اگر پڑھ لیتے ہیں نا اس کتاب میں سے مشکل ہے؟!

اگلے ہفتے لے کر آؤں گا پھر کتنے رہیں گے؟ ایک ہفتہ اور کم ہو جائے گا۔

چلو کوئی نہیں ہم تین پڑھ لیں گے روزانہ چھوٹے چھوٹے سوال ہیں اور جواب بھی لکھا ہوا ہے کہ مسلمان کا عقیدہ کیسا ہونا چاہیے ؟ عقیدے کے تعلق سے بنیادی سوال ہیں اور دلیل کے ساتھ ہیں کوئی شخص یہ نہ کہے کہ کس نے کہا ہے ؟! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اُن کے بعد کسی کا قول نہیں چلتا (یاد رکھیں کسی امام کا کسی عالم کا قول اللہ تعالیٰ کے فرمان اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے بعد نہیں چلتا)۔

آخر میں احسان اور قرآن کے تعلق سے ایک بنیادی بات ہے، تبدیلی کی بات میں نے شروع کی تھی تو اپنا محاسبہ ذرا کر کے دیکھتے ہیں:

1- قرآن مجید ہم تلاوت کرتے ہیں ہمارے بچے بھی کرتے ہیں بچے جو قرآن حفظ کرتے ہیں آپ ذرا غور کریں کہ اب تحفیظ کا وقت عصر سے یا مغرب سے پہلے ختم ہوتا ہے تقریباً بعض بچے کیا کرتے ہیں کہ فوراً باہر نکلتے ہیں کھیل کود میں لگ جاتے ہیں مغرب کی آذان ہو جاتی ہے پہلی رکعت بھی ہو جاتی ہے دوسری رکعت بھی ہو جاتی ہے تیسری رکعت میں آخر میں پھر دوبارہ آتے ہیں مسجد میں ! نماز قائم ہے اور بچے کھیل رہے ہیں ابھی تو قرآن کے حفظ کے لیے آئے تھے نا تو قرآن مجید نے اُن کی زندگی میں قرآن مجید کی اہمیت کیوں نہیں ڈالی ؟! قرآن مجید سے سیکھا کیوں نہیں کہ نماز کی اہمیت ہے جب ہم مسجد میں ہیں تو وضو کر کے واپس آجائیں تھوڑا وقت وضو کے لیے ہمیں ملا ہے ؟! وہ تھوڑے سے وقت میں باہر جا کر کھیلنا شروع کر دیتے ہیں اور ہم بھی دیکھتے رہتے ہیں کہتے ہیں کہ بچے ہیں بیچارے ابھی پڑھ لیں گے تو ہم بھی نہیں روکتے !

2- اچھا یہ بچے تھے اپنا حال دیکھ لیں کہ ہم بھی تو قرآن مجید پڑھتے ہیں نا قرآن مجید کا ہماری زندگی میں اثر کیوں نہیں ہوتا ؟!

میں اُن کی بات کر رہا ہوں جو قران مجیدٍ پڑھتے ہیں میں اُن کی بات نہیں کر رہا جو نہیں پڑھتے کیونکہ جو نہیں پڑھتے تو اللہ تعالیٰ رحم کرے اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی قدر اُن کے دل میں ڈال دے اور قرآن مجید کی اہمیت وہ سمجھ لیں اور وہ تلاوت تو کرنا شروع کر دیں نا ! ہجر القرآن پر میں نے ایک پورا خطبہ دیا تھا آپ سن لیں۔

"ہجر القرآن" کہ قرآن مجید سے دوری کیسے ہوتی ہے ہجر کیسے کیا جاتا ہے اس کے دَس بارہ طریقے بیان کیے ہیں جو آج امت میں عام ہیں اور اس کی سزا بھی میں نے بیان کی ہے کہ اس کی سزا کیا ہے قرآن اور سنت کی روشنی میں وہ آپ ضرور سن لیں میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں دوبارہ پھر وہی بات کروں میں صرف ایک یہاں پر اشارہ دینا چاہتا ہوں آخر میں کہ آخر وجہ کیا ہے ہم قرآن مجید پڑھتے بھی ہیں اس کی تاثیر نہیں ہے ہمارے دلوں میں اور صحابہ کرام قرآن مجید پڑھتے تھے قرآن مجید کی تاثیر ان کے دلوں میں تھی بنیادی فرق کیا ہے یہ جاننا ہے۔

بنیادی فرق یہ ہے قرآن اور احسان دونوں میں کہ احسان میں ہم پیچھے ہیں رمضان میں بھی احسان کی جیسے میں نے چند مثالیں بیان کی ہیں پھر بھی پیچھے ہیں وجہ کیا ہے ؟ کہ ہم نے قرآن مجید تو پڑھا لیکن قرآن مجید کو جیسے پڑھنا چاہیے تھا ویسے نہیں پڑھا۔

آپ جانتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات دو قسم کی ہیں:

1- "آیاتُ الایمان"

2- "آیاتُ الاَحکام"

آیاتُ الایمان دو قسم کی ہیں:

(۱) وہ آیات جن میں ایمانیات اور عقیدے کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے توحید کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کے اَسماء وصفات کا ذکر ہے، عقیدے کے تعلق سے مسائل کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

(۲) دوسری قسم کی آیات الایمان وہ آیات ہیں جن میں یہ ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

دوسری قسم کی آیات آیاتُ الاَحکام ہیں، آیات الاَحکام وہ آیات جن کا تعلق عبادات اور معاملات سے ہے، نماز کے تعلق سے روزے کے تعلق سے حج اور عمرے کے تعلق سے، زکوٰۃ صدقات کے تعلق سے، شادی بیاہ نکاح کے تعلق سے، طلاق کے تعلق سے، صلہ رحمی اور رشتے داری کے تعلق سے اور جتنے بھی دوسرے مسائل ہیں اُن کو کہتے ہیں آیاتُ الاَحکام۔

قرآن مجید اگر ہم غور کریں نازل کیسے ہوا، پہلے کون سی آیات نازل ہوئیں بعد میں کون سی ہوئیں، اور صحابہ کرام نے قرآن کا علم کیسے حاصل کیا اگر ہم بھی واللہ! وہی راستہ اختیار کرلیں تو قرآن مجید کا اثر ہمارے دلوں میں بھی ضرور ہوگا ان شاءاللہ۔

ذرا غور کریں:

1- سب سے پہلی سورۃ سب سے پہلی آیت کون سی اُتری اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر؟ سورۃ العلق کی ابتدائی آیات، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝﴾ (العلق:1-5)

پہلی کیوں نہیں ہے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرہ:43)؟ یہ پہلی آیت ہے؟ نہیں!

پہلی آیت: ﴿ اِقْرَاْ ﴾: پڑھو حاصل کرو یہ جان لو کہ دین اسلام کی بنیاد علم ہے بغیر علم کے یہ دین ناقص ہے، آپ بغیر علم کے سچے مسلمان سیدھے مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک اِقراء آپ کی زندگی کا بنیادی حصہ نہ ہو۔ ہم نے اِقراء کو سمجھا تو ہے اور یہ کہا ہے کہ اِقراء مطلب ہے علم حاصل کرو دنیاوی علم حاصل کرو ڈاکٹر بن جاؤ انجینئر بن جاؤ اور دنیا میں ترقی کرو؛ بعض لوگ اس کو دلیل پیش کرتے ہیں نا کہ قرآن مجید میں: ﴿اِقْرَاْ﴾ ہے تو ہم بڑی پڑھی لکھی قوم ہیں اور ہم ٹیکنالوجی میں اور تمدن میں آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

آگے بڑھو کسی نے منع نہیں کیا لیکن یاد رکھو کہ بنیاد کو نہ بھولو آپ کی پہچان میری پہچان "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ" ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ہماری پہچان ہے ہم مسلمان پہلے ہیں، اور اقراء بنیادی طور پر اس دین کی بنیاد کو جان لو۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾: اپنے ربّ کے نام سے پڑھو۔

﴿الَّذِيْ خَلَقَ ۝﴾ : جس نے تمھیں پیدا کیا ہے (ربّ کی معرفت کو جانو کون ہے، اپنی ذات کے بارے میں جانو کہ میں کون ہوں میری کیا حقیقت ہے)۔

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝﴾: خون کے ایک ٹکڑے سے میں پیدا ہوا ہوں میری حقیقت یہ ہے۔

آج میں ڈاکٹر انجینئر بن جاؤں جتنی بھی ترقی کر لوں میری حقیقت وہی ہے اپنے ربّ کے سامنے کہ میں حقیر ہو فقیر ہوں مسکین ہوں ذلیل ہیں، جتنا بھی آگے بڑھ جاؤں میری عزت میری ترقی ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ'' کے ساتھ ہے، یہ جان لیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد:19)

(یہ جان لو کہ لاإلہ إلا اللہ ہے)۔ یہ بنیاد ہے اس دین کی۔

2-اس کے بعد پھر سورۃ المدثر کی آیات نازل ہوئیں:

﴿يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ‏ ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۙ‏ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۙ‏ ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ ۙ‏ ﴿۴﴾ وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ ۙ‏ ﴿۵﴾ وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ۙ‏ ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصۡبِرۡ ؕ‏ ﴿۷﴾﴾ (المدثر:1-7)

وہ آیات جو واللہ دل کو ہلا دیتی ہیں لیکن کوئی ہو جو سمجھنے والا ہو! ان آیات نے صحابہ کرام کے دل کو ہلا کر رکھ دیا اور ان میں تبدیلی آئی آج ہم بھی پڑھتے ہیں اس کان سے سنا اس کان سے نکال دیا! جیسے اخبار پڑھتے ہیں کاش ویسے قرآن پڑھ لیتے ہیں ہم معذرت کے ساتھ!

واللہ یہ حقیقت ہے کہ ہم اخبار پڑھتے ہیں پتہ ہے ہم کیا پڑھ رہے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں ایک لفظ کا پتہ نہیں چلتا ہم کیا پڑھ رہے ہیں؟!

تو بہترین موقع ہے کہ ہم جان لیں، ابتداء کرنی ہے آیاتُ الایمان سے، آیاتُ الایمان دو قسم کی ہیں:

(۱) وہ آیات جن میں توحید اور عقیدے کا ذکر ہے، چھوٹی آیات لے لیں آپ سورۃ الفاتحہ کی ابتداء آیاتُ الایمان سے ہے، سورۃ الاخلاص، الفلق، الناس آیاتُ الایمان ہیں عقیدہ ہے بنیاد ہے توحید ہے کیا ہم نہیں پڑھتے یہ؟! پڑھتے ہیں یہ۔

سب سے چھوٹی سورۃ قرآن مجید میں سورۃ الکوثر ہے:

﴿اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ‏ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ؕ‏ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾﴾ (الکوثر:1-3)

جب تک آپ نماز اور قربانی صرف اللہ کے لیے کرتے رہیں گے اور صرف اللہ کے لیے نماز پڑھنا اور قربانی دینا توحید ہے تو آپ کا دشمن مغلوب ہی رہے گا: ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾﴾: لیکن جب تک امت میں شرک اور بدعات باقی رہیں گی تو پھر ہم ہی مغلوب رہیں گے اور کافر کا دشمن کا غلبہ رہے گا کبھی ہم نے اس سورۃ سے یہ معنیٰ لیا ہے؟!

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾﴾ کب؟ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ابو لہب کو دیکھ لیں آپ ابو لہب نے کہا جب اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کی وفات ہوئی پھر دوسرے بیٹے کی وفات ہوئی کہتا ہے محمد تو ہے ہی ابتر اس کا تو نام ہی مٹ جائے گا (جب نرینہ اولاد نہیں تو نام کہاں باقی رہتا ہے؟!)۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا ہے: ﴿اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ‏ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ؕ‏ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾﴾ آج ابو لہب کا نام لینے والا کون ہے؟!

اگر اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نہ ہوتے تو کون جانتا ہے کون ہے؟! اگر قرآن مجید میں:

﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ①﴾ (المسد:1) نہ ہوتا تو کہاں جانتے کہ یہ کون ہے !

تو نام باقی رہا اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا: ﴿وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ④﴾ (الشرح:4): اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند ہے آج کافر بھی جانتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں یہ الگ بات ہے ایمان لائے نہ لائے لیکن کوئی ایسا شخص ہے دنیا میں جو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ جانے؟! بعض کافروں نے خود گواہی دی ہے کہ پوری تاریخ میں انسانیت کے تعلق سے سب سے عظیم ترین انسان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں: ﴿وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ④﴾: اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں آج ہم اللہ کا وعدہ پورا ہوا۔﴿اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ③﴾ کب ہوا؟ جب توحید پر عمل ہوا: "آیاتُ الایمان"۔

(۲) اور پھر اس ایمان کو مضبوط کیسے کریں؟ دوسری آیاتُ الایمان جو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر غور و فکر کرنا (آیات کونیہ پر)، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ⑰﴾ (الغاشیة:17)

(کیا یہ نہیں دیکھتے کہ اونٹوں کو کیسے پیدا کیا گیا)

اونٹ دیکھا ہے؟ اونٹ تو دیکھتے ہیں کبھی غور و فکر کر کے دیکھا ہے؟

ایک مرتبہ میں نے کہا تھا کہ ہم سے کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اس آیت کو پڑھا اور اونٹ کو دیکھنے کے لیے چلے گئے؟

میں نے پھر سوچا یہ تو مشکل ہے کہ کوئی شخص یعنی اگر جدّہ کے گرد و نواح میں کافی سوڈانی جو ہیں اونٹوں کا دودھ بھی بیچتے ہیں اور کافی وہاں پر رش بھی لگا رہتا ہے اور عربی جو ہیں عرب جو ہیں وہ اونٹ کے دودھ کو بڑا پسند کرتے ہیں ہم لوگ شاید نہیں پیتے بہت کم لوگ پیتے ہوں گے واللہ اعلم وہ بڑا پسند کرتے ہیں تو پھر میں نے سوچا دوسرا ایک آسان طریقہ ہے کہ نیٹ کے ذریعے سے آپ لکھیں اونٹ کے تعلق سے تو میرے بھائی آپ کو پوری انفارمیشن (Information) آجائے گی عربی میں اردو میں انگلش میں کہ اونٹ ہے کیا؟

اونٹ کے بارے میں جاننے کے لیے اب آپ کو ضرورت نہیں پڑے گی کہ آپ روزے کی حالت میں گرمی میں جائیں اور جا کر اونٹ کو دیکھیں کہ یہ کیسا ہے؟ اگر جا سکتے ہیں تو اچھا ہے اپنی آنکھوں سے دیکھنا اور ہے لیکن انفارمیشن (Information) اونٹ کے تعلق سے آپ لے لیں نیٹ سے آپ ڈاؤن لوڈ کر لیں اور آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم مخلوق کو کیسے پیدا کیا ہے!

ایک بات میں چھوٹی سی کرتا ہوں اس کے تعلق سے کہ آپ جانتے ہیں ایک وقت میں اونٹ پیٹ بھر کر کتنا پانی پی سکتا ہے؟ کوئی جانتا ہے کتنے لیٹر پیتا ہوگا؟ عقل حیران ہو جاتی ہے ایک سو پچاس (150) لیٹر! نظر آتی ہے اس کے جسم میں ایک سو پچاس (150) لیٹر اتنی بڑی ٹنکی پانی کی؟! عجب بات ہے واللہ﴿اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ ⑰﴾: صرف ایک آیت اونٹ کے تعلق سے دیکھ لیں! صحرا میں رہتا ہے آپ کی جو آنکھ ہے نا (انسان کی آنکھ) اگر تھوڑا سا گرد و غبار ہو تو ہم آنکھیں بند کر کے چلتے ہیں کیا اونٹ بھی آنکھیں بند کر کے چلتا ہے؟! یہ آپ خود دیکھ لینا میں آگے نہیں جانا چاہتا کہ اونٹ کیسے چلتا ہے صحرا میں (سبحان اللہ)۔

اسی طریقے سے الآیات الکونیہ میں اپنی خلق کے اعتبار سے ہم کیا جانتے ہیں؟

﴿وَفِيٓ أَنفُسِكُمۡۚ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ ۝٢١﴾ (الذاریات:21)

اس ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے ہم یہ جانتے ہیں اپنے نفس کے بارے میں کہ ہمارا دل کیسے کام کرتا ہے؟ ہمارے گردے کیسے کام کرتے ہیں؟ ہمارا دماغ کیسے کام کرتا ہے؟ واللہ! بڑی نعمتیں ہیں۔

اب یہ میری اپنی فیلڈ ہے میں شروع کروں گا تو سارا وقت یہیں پر گزر جائے گا لیکن سبحان اللہ آپ یہ دیکھیں چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ انسان کی یہ جو میموری (Memory) ہے انسان جو یاد کرتا ہے یہ دو قسم کی ہے، ایک شارٹ (Short) ہے اور ایک لانگ (Long) اور دونوں الگ الگ ہیں، ان کے سینٹر بھی الگ ہیں ان کی سیو (Save) کرنے کی جگہ بھی الگ ہے دماغ میں (سبحان اللہ)، بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جو یہ شارٹ میموری (Short memory) ہے اس کو ختم کر دیتی ہیں۔ اس کی کئی مثالیں یعنی اس بیماری کی آئی بھی ہیں اور اگر آپ نیٹ پر جائیں اور آپ ایمنیزیا (Amnesia) لکھیں تو اس میں بعض بیماریاں آجائیں گی اس میں عجب بات دیکھیں کہ جب دماغ کے اس حصے میں کوئی بیماری ہوتی ہے تو جو شارٹ میموری (Short memory) ہے وہ ختم ہو جاتی ہے! آپ نے کچھ کھایا ہے نہیں کھایا ہے آپ کو پتہ نہیں ہے، آپ نے کہاں جانا تھا پتہ نہیں ہے، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں پتہ نہیں ہے۔ تو وہ کیا کرتے ہیں بیچارے کہ وہ لکھتے ہیں: میں نے ناشتہ کر لیا (✓)، کھانا کھا لیا (یہ بھی کر لیا)، جوتے پہن لیے (وہ بھی کر لیا)، یہاں تک کہ وہ بیچارے بعض اوقات جو ہے انڈرویئر تو پہن لیتے ہیں پینٹ نہیں پہنتے اور باہر چلے جاتے ہیں (وہ بھی لکھ لیتے ہیں کہ ہم نے پینٹ پہنی ہوئی ہے، ہم نے قمیض بھی پہن لی ہے، ٹائی بھی لگالی ہے، یہ بھی کر لیا ہے وہ بھی کر لیا ہے)۔ زندگی ہے یہ؟! ذرا سوچیں کہ زندگی کیسے گزرتی ہے بیچاروں کی؟! واللہ! تنگ ہیں اپنی زندگی سے یہ لوگ اور باقی زندگی بھی ایسے ہی گزارنی ہے ان لوگوں نے۔ کون دوست ہے کس کا ٹیلیفون آیا پتہ نہیں ہے عجب بات ہے واللہ! اس دماغ کی نعمت کی قدر جانتے ہیں ہم؟!

لقمہ جب ہم کھاتے ہیں دیکھیں نا ہم کہتے ہیں کہ حلال کمائی بہت مشکل ہے، واللہ! یہ حلال کمانا بہت آسان ہے اس کی نسبت جو اس لقمے کے ساتھ ہوتا ہے جسم کے اندر! ہمارے لیے کیا ہے کیا کرنا ہے ہم نے؟ لقمے کو لے کر منہ تک ڈالنا ہے اور چباتے ہم خود ہیں اور نگل لیتے ہیں اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ پوری دنیا اکٹھی ہو جائے نا پوری کائنات اکٹھی ہو جائے اس لقمے سے جو فوائد ہیں اور جو نقصانات ہیں جو اچھا ہے جو بُرا ہے وہ الگ الگ نہیں کر سکتے! خون میں سے پاک چیز جائے گی اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو، نافرمان کیوں نہ ہو۔

خون میں غذا جائے گی جو پاک ہے باقی جو بھی ٹاکسنز (Toxins) ہیں جو بھی اُس میں زہریلے مادّے ہیں جو بھی غلط چیزیں ہیں وہ جگر میں جا کر فلٹر ہو جاتے ہیں صاف ہو جاتے ہیں اور بقیہ جو ہے جو جسم سے باہر نکلنا ہوتا ہے اُنہیں گردے صاف کر کے باہر پھینک دیتے ہیں: ﴿وَفِيٓ أَنفُسِكُمۡۚ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ ۝٢١﴾۔ غور کریں یہ دل ایک منٹ میں تقریباً بہتّر (72) مرتبہ دھڑکتا ہے آپ کیلکولیشن (Calculation) کریں ذرا کہ ایک دن میں کتنا ہو گا؟ ایک گھنٹے میں کر لیں پھر ایک دن میں کر لیں پھر ایک ہفتے میں کر لیں ایک مہینے میں ایک سال میں اور ساٹھ سال میں ستّر سال میں کوئی ایسی مشین دیکھی ہے آپ نے جو بغیر مینٹیننس (Maintenance) کے، بغیر ایک لمحے کے لیے اس کو روک کر صفائی کرنے کے ستّر سال مسلسل چل سکتی ہے؟! اُس ربّ عظیم کے حکم سے چلتا ہے یہ دل: ﴿وَفِيٓ أَنفُسِكُمۡۚ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ ۝٢١﴾۔

یہ آیات ہیں وہ آیات جنہیں کہتے ہیں الآیاتُ الکونیہ۔

اور بہت ساری آیات ہیں کہ بادلوں سے بارش کیسے آتی ہے، زمین سے پودے کیسے اُگتے ہیں، بہت ساری آیات ہیں آسمان کے تعلق سے پہاڑوں کے تعلق سے سمندر کے تعلق سے مچھلیوں کے تعلق سے، مختلف عالم موجود ہیں اس دنیا میں اور جتنی بھی دنیا میں یہ چیزیں موجود ہیں اُن کے تعلق سے قرآن مجید میں واضح پیارے انداز سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے لیکن کہاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں؟!

تو آیاتُ الایمان کہ رمضان میں جو بھی ہم نے کرنا ہے کیا کرنا تھا؟:

(۱) قرآن مجید ہم نے پڑھنا تھا۔ (۲) قرآن مجید جو نہیں پڑھ سکتے سورۃ الفاتحہ سے شروع کریں اور تین آیتیں روزانہ پڑھیں۔

(۳) پھر روزانہ آخری پارہ جو ہے جو پڑھنا جانتے ہیں آخری پارے کا ترجمہ ہم پڑھنا شروع کر دیں، آج سے شروع کریں جتنا ہمارے پاس وقت ہے روزانہ ایک صفحہ تو ترجمے کے ساتھ ہم پڑھ سکتے ہیں اور ان شاء اللہ باقی رمضان میں ہم پورا پارہ آخری پارہ جو ہے وہ ترجمے کے ساتھ اسے پڑھ بھی سکتے ہیں یاد بھی کر سکتے ہیں۔

(۴) اور کیا کرنا تھا؟ روزانہ ایک عقیدے کا مسئلہ ہم نے سیکھنا ہے، اگلے ہفتے سے تین ہوں گے جو جانتے ہیں آج سے ایک ایک شروع کر دیں اگلے ہفتے سے ہم بک لیٹ (Booklet) لے کر آئیں گے تو ان شاء اللہ پھر وہ روزانہ تین سوال جو ہیں، جواب کے ساتھ وہ بھی یاد کرنے ہیں۔

(۵) اور آخر میں آیاتُ الایمان جو ہیں خاص طور پر تدبّر اور غور و فکر کی آیات ہیں آپ ان کو دیکھیں اور پھر دیکھیں کہ زندگی میں تبدیلی آتی ہے کہ نہیں آتی ہے۔ پھر جب ان شاء اللہ عمرے کے لیے جائیں گے تو پھر عمرہ بھی ہمارا ویسا نہیں ہوگا جیسے پہلے ہوا کرتا تھا، جب ہم حج کے لیے جائیں گے تو ہمارا حج بھی ویسا نہیں ہوگا، جب مسجد میں آئیں گے تو پھر موبائل میں وہ رنگ ٹون بھی میوزک والے نہیں بجیں گے ان شاء اللہ، اور پھر پیچھے بیٹھ کر وہاں پر گپیں بھی نہیں ہوں گی اور پھر عام مسلمانوں کو تکلیف بھی نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب یہ تبدیلی آتی ہے تو یاد رکھیں کہ آپ اکیلے تبدیل نہیں ہوں گے اس تبدیلی کا اثر پوری امت میں ہوتا ہے جیسا کہ اس معاشرے کو ہم نے خود بگاڑا ہے نا ہم سے بنا معاشرہ ہے تو یہ معاشرہ سدھرے گا جب ہم سدھریں گے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین یا ربّ العالمین)۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم وَبَارِكَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 175. رمضان- قرآن اور احسان کا مہینہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio